شاہد تسنیم۔ ایم۔ اے

موجودہ حالات ـــ اور ـــ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں

چند سالوں سے پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں اپنے پاؤں اور مضبوط کرلئے ہیں حکومت میں اثر و رسوخ بڑھالیا ہے اور کلیدی عہدوں پہ قابض ہوتے جارہے ہیں۔ معاشی طور پر قادیانی وہی حربے اختیار کر رہے ہیں۔ جو یہودی یورپ میں اپنائے ہوئے ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو قادیانیت دینی طور پہ جدید یہودیت اور سیاسی طور پہ صیہونیت کی مثنیٰ ہے۔ انیسویں صدی میں ان دونوں انسانیت دشمن تحریکوں نے جنم لیا اور اس کے بعد انسانی سوسائٹی میں سرطان کی طرح پھیل گئیں۔ ان دونوں تحریکوں کا مقصد سامراج کے خفیہ مقاصد کی تکمیل اور مسلم ممالک کی سالمیت کو تباہ کرنا ہے۔

پاکستان قادیانیوں کے بڑھنے پھولنے کی ایک مضبوط بیس ہے۔ اس علاقہ میں قادیانی زیادہ سے زیادہ معاشی اور سیاسی قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر ایسی سیاسی تنظیم اور لادین جماعت سے گٹھ جوڑ کرنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں جو ان کے مذموم عزائم کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہو۔

گذشتہ سالوں میں انہوں نے پاکستانی سیاست میں جو رول ادا کیا ہے۔ اس سے ان کے خطرناک عزائم کا پردہ چاک ہو چکا ہے۔ یوں تو قیام پاکستان سے لے کر آج تک قادیانی درپردہ سازشوں کی پشت پناہی کرنے اور اپنے مفاد کے لئے سامراجی طاقتوں سے سودے بازی میں مصروف ہیں۔ لیکن ایوبی عہد میں ان کو پھلنے پھولنے کے خوب مواقع ملے۔ انہوں نے سیاسی آمریت کے سائے میں اپنے قدم جمائے ہمارے زرمبادلہ کو بیرون ملک میں تبلیغ اسلام کے نام پہ مرزائیت کے پرچار اور سیاسی سازشوں میں صرف کیا۔ آجکل قادیانیوں کی نگاہیں افریقہ پر جمی ہوئی ہیں۔ اس علاقے کی پسماندگی اور سیاسی بیداری کے فقدان سے فائدہ اٹھاکر قادیانی اس حصے میں قادیانی سٹیٹ مرزائیل قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ایک طرف تو اسرائیل کے علاوہ ماؤنٹ کرمل، کبابیر وغیرہ میں مضبوط سیاسی اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے عرب ممالک کی ملی سالمیت کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں، مواد تیار کیا جاتا ہے، جاسوس روانہ کئے جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف افریقہ

قادیانی سٹیٹ قائم کر کے عرب ممالک کے گرد حصار مضبوط کیا جا رہا ہے۔ بہت سے قادیانی ڈاکٹر، پروفیسر، مبلغ وغیرہ افریقہ میں سرگرم عمل ہیں، سی آئی اے کے گماشتے، سامراجی پٹھو اور ان کے قادیانی حاشیہ بردار افریقہ کو مستقبل کی سیاسی بیس بنا کر عربوں کے خلاف ایک شرمناک کھیل کھیل رہے ہیں۔

افریقہ میں قادیانی خصوصیت سے اور باقی ممالک میں عمومی طور پر برطانوی اور امریکی سامراج کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر قادیانی سیاسی کھیل کھیلتے ہیں۔ اور شطرنج کے ان مہروں کو سامنے لانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ جنہیں سامراج کی پشت پناہی حاصل ہو۔ برطانوی نوآبادیاتی دور میں بھی قادیانیوں نے یہ خدمت انجام دی۔ اور آج بھی وہ ویسے ہی سرگرم عمل ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کا یہ کردار نکھر رہا ہے۔ ایک زمانہ میں جب صاحبزادہ عبداللطیف کابل سے حج کے بہانے قادیان آئے اور یہاں کا طواف کر کے واپس لوٹے اور برطانوی استعمار کی خدمت کا فریضہ ادا کرنے لگے تو اس وقت یہ خیال کیا گیا کہ ان کو دینی اختلافات کی بناء پر سنگسار کیا گیا۔ لیکن بعد کے متعدد واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ اور ایسے بہت سے نام نہاد قادیانی مبلغ درپردہ برطانیہ کے محکمہ انٹیلیجنس کے خصوصی کل پرزے تھے۔ وہ ایک خاص روپ دھار کر سیاسی مقاصد پورے کرتے تھے۔ یہ لوگ مبلغوں کے بھیس میں تخریب اور سامراج کی خدمت کرنے پر مامور ہوتے تھے۔

پاکستان میں قادیانی خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ قادیانی اندر ہی اندر پاکستانی معاشرے میں دھنس رہے ہیں۔ دینی ارتداد کی تحریک کے ساتھ ساتھ معاشی بالادستی اور سیاسی برتری کے خوفناک منصوبہ پر عمل درآمد جاری ہے۔ گذشتہ سالوں میں سیاسی آمریت کا شکار ہونے کی وجہ سے ہمارے مطالبات پورے نہ ہو سکے۔ مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، انہیں کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔ ان کی سیاسی سرگرمیوں اور بین الاقوامی طاقتوں کے ایما پر کی جانے والی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھی جائے، ارتداد کی تبلیغ کو روکا جائے اور قادیانیوں کے معاشی قوت حاصل کرنے کے راستوں کو مسدود کیا جائے۔

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ ہم مسلمان قادیانیوں کو پاکستانی ہونے کی حیثیت سے جینے کا حق دیتے ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان دو قومی نظریئے کی بنیاد پر حاصل کیا۔ جس بنیاد پر ملک حاصل کیا گیا اس کی طرف عدم توجہی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کا اکثریتی آبادی والا حصہ ہم سے دور ہو گیا ہے۔ اگر ابتداء ہی میں اسلامی آئین نافذ کر دیا جاتا تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ اب بھی ہم دو قومی نظریئے کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے اس نظریئے کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ ملت قرار دیا جائے اور اسلام کے اندر ایک نئی

نبوت کے پھلنے پھولنے کے راستے بند کئے جائیں اس مطالبہ میں اس لحاظ سے بھی بڑی وقعت ہے کہ قادیانی خود اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے مسلمانوں کو مطلق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حق تو یہ تھا کہ ان کی طرف سے علیحدگی کے مطالبے کی پہل ہوتی۔ لیکن وہ اس وقت تک ایسا نہیں کریں گے جب تک کہ مسلمانوں کو اتنا کمزور نہ کر دیں کہ وہ خود مسلم اکثریت کے دعویدار اور مسلمان غیر مسلم اقلیت نہ قرار پائیں اس وقت جب کہ وہ اقلیت میں ہیں۔ ان کے لئے بڑھنے پھولنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ کہ مسلم معاشرے کے اندر مسلمان بن کر گھسے رہیں انہیں کافر بھی قرار دیں اور اپنی جتھہ بندی بھی کریں اس طرح مسلمانوں کی اجتماعیت کو توڑ کر ان کی ملی سالمیت کی دیواروں کو گراتے رہیں۔ ہم یہ صورت حال کب تک برداشت کریں گے۔ کب تک یہی کھیل کھیلا جاتا رہے گا۔ برطانوی عہد میں تو ہم مجبور تھے کہ انگریز اپنی سیکولر پالیسی کی آڑ میں قادیانیوں کو پورا پورا تحفظ بہم پہنچاتا تھا۔ اور ان سے سیاسی خدمات کی صورت میں معاوضہ وصول کرتا تھا لیکن اب ہم آزاد ہوتے کے باوجود اتنے بے بس کیوں ہیں۔ ہم ایک خطرہ کو خطرہ قرار دینے کے باوجود اس کے مستقل حل کیلئے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھاتے۔ تمام اسلامی فرقے اس بات پر متفق ہیں اور ہر غیرت مند مسلمان اس مطالبہ کے حق میں ہے۔ چند ایک اشتراکیت نواز اور نام نہاد ترقی پسند سیاسی پارٹیوں کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیاں بھی اس پر متفق ہیں۔ لیکن وہ کونسا خفیہ ہاتھ ہے۔ جو اس مطالبہ کو منوانے کی راہ میں سنگ گراں بنا ہوا ہے۔

موجودہ حالات کے پیش نظر جہاں ہمارا یہ مقصد ہے کہ امن و امان قائم رہے اور ہم باہمی اتحاد سے اس نازک بحران پر قابو پا سکیں وہاں ہمارا یہ مطالبہ بھی دہرایا جانا چاہیئے کہ قادیانیوں کی خطرناک سیاسی سرگرمیوں ان کی دینی ارتداد کی تبلیغ اور معاشی بالادستی کے لئے اختیار کئے گئے حربوں پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اس سیاسی فرقہ کی کارروائیوں پر پابندی عائد کی جائے اور مسلمانوں کے ملی تحفظ کیلئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر اسطرف سے کوتاہی برتی گئی اور قوم نے خود فریبی کی راہ اختیار کی تو وہ دن دور نہیں کہ ان کی عربوں کی سی حالت بن جائے اسوقت ان کے سروں پر مرزائیل مسلط ہو چکا ہوگا۔ اور انہیں ان کی آئندہ نسلیں اس مجرمانہ کوتاہی پر کبھی بھی معاف نہ کریں گی۔ قادیانیوں کے جو خطرناک عزائم ہیں ہم ان کا پوری طرح سے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم چھوٹے چھوٹے اختلافات میں الجھ کر اپنی توانائیاں ضائع کر رہے ہیں لیکن وہ بڑے منظم طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اگر یہی صورت رہی تو انہیں اپنے خطرناک مقاصد کی تکمیل میں زیادہ عرصہ نہ لگے گا۔ مسلمان ۱۹۵۲ء کے بعد کے ۲۰ سالوں کو ہی دیکھ لیں آئندہ سالوں میں نقشہ اور بدل جائے گا۔ پاکستان کی تاریخ کے اس اہم موڑ پر انہیں ایک ایسا فیصلہ کرنا ہے جس کا تعلق ان کی سلامتی اور بقاء سے ہے اب یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ کیا قدم اٹھاتے ہیں اور اپنی سالمیت کے تحفظ کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔